جولائی ۱۹۵۱ء سمیان
دو ہزار ... سمبت ... کا ... سمیان

لیکھپ ۱۸
تلسی اک موت کو ڈرُوح مری بھگوان

شری گنیش آئینمہ

تحفہ ویاس پوجا ارتقات



کلیان مارگ



گورُو برہما گورُو وِشنو گورُو دیو مہیشورا
گورُو ساکشات پار برھم تسمی گورُو دے نمونمہ

پاٹھک گن - آج ہم آپ کو ایک ایسی مہا امر شکتی کے درشن کرانا چاہتے ہیں کہ جن کے مہان اُپکار سے آج بھی ہندو جاتی کو یہ کہنے کا فخر حاصل ہے کہ سے

ہم کو مٹانے والے خود مِٹ گئے جہاں سے
قائم ہے اور رہے گا نام و نشان ہمارا

یہی نہیں بلکہ جب کبھی ہندو جاتی میں کمزوری آئی یا آئے گی تو یہ پھر انہیں پوتر چرنوں کا آسرا لے اپنی اصلی حالت پر آجایا کرتی رہی اور آجایا کرے گی کیونکہ یہ وہ مہان شکتی ہیں۔ کہ جن کی روحانی شکتی نے لاکھوں جیو آتماؤں کو پرماتما سے مِلا دیا۔ جن کے آتمک بل نے سنسار کو حیرت میں ڈال دیا۔ جن کی یوگ سِدھی کے چمتکاروں نے پرلے مچا دی۔ جن کی وِدّیا شکتی نے گیان کے سمندر بہا دیئے۔ جن کی واک سِدّھی سے سینکڑوں ویرانے آباد ہو گئے۔ جن کی شکتا نے ہندو جاتی کو جگت گورو کا مان دِلایا۔ جن کے آچرنوں نے ہندو جاتی میں سداچار بھر دیا۔ جن کے ست اُپدیش نے ہندو ناری کی مہانتا کو

اتنا بڑھایا۔ کہ اگنی۔ سوریہ۔ اندر مہاراج کو بھی ان کے سامنے جھکنا پڑا جن کی پوتر للکھنی کے بیر رس نے ہندو جاتی میں وہ شور بیرتا کا سنچار کیا کہ سنسار کی کوئی جاتی ان کی تاب نہ لا سکی۔ جن کی بھگتی رس میں رنگے ہوئے بھگت جنوں نے دیوتاؤں کے سنگھاسن ہلا دیئے۔ غرضیکہ جن کے مہان اپکاروں نے ہندو جاتی میں پریم۔ بھگتی۔ گیان۔ وگیان۔ یگ۔ تپ۔ تیاگ۔ ست دھرم پن۔ دان۔ آچار۔ وہار۔ سداچار اور شور بیرتا کا وہ جذبہ بھرا کہ جو قیامت تک بھی نہ مٹ سکے گا۔ ہندو جاتی کے اس سرومانّی پرم پوجنیہ آدرنیہ مہان اپکاری جگت گورو کا شبھ نام کرشن دوی پائن تھا۔ کہ جن کے چرنار بند کا دھیان کر لینے سے ہی مورکھ پنڈت بن جاتے ہیں۔ دربل۔ بلوان۔ غریب۔ دھنوان ہو جاتے ہیں۔ اور شردھالو بھگتی اور گیان کا سمان پاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سدا امر ہیں۔ چونکہ آج بھارت کے کونے کونے میں گورو پوجن کا مہان پوتر تہوار ہے۔ اسلئے ہم بھی اپنے پریمی جنوں کو اس کا مہتو بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔

آج سے قریباً چھ ہزار سال پیشتر بھارت ورش کے ضلع للت پور میں چندیری کا جو مشہور نگر ہے۔ اسے اس وقت چیدی کہا جاتا تھا۔ جہاں شاپ کے کارن ایک اپچر نامی وسو سورگ سے آکر اس جگہ راج کر رہے تھے۔ جن کی متسیہ گندھا (ستیہ وتی) نام کی ایک کنیا تھی۔ کارن وش جس کی پرورش کا سوبھاگیہ ایک ملاح کو پراپت ہوا تھا۔ ایک سمے مہرشی وششٹھ جی کے پڑپوتے اور رشی شکری کے پتر مہرشی پراشر جی کو جمنا جی پار جانے کا موقعہ ہوا۔ تو اس کنیا نے مہرشی کو آدر پوربک جمنا پار لیجانے کا پریتن کیا۔ مہرشی ترکال درشی تھے۔ کنیا کو دیوتا کی پتری جان کر اس سے ایسی مہان شکتی

پیدا کرنے کا وچار کیا کہ جو ویاس گدی کا مالک ہو۔ اور کلپ کلپانتر کیطرح وشنو بھگوان کا اوتار ہو کر جگت کا کلیان کرے۔ چنانچہ آپ نے اُسی سمے وشنو بھگوان کا سمرن کر ویاس کی اچھیا کی۔ تو اُسی سمے مہرشی پراشر جی کی مانسک شکتی کے سنکلپ سے سری کرشن دوئی پاین پرگھٹ ہو گئے۔ اور وشنو بھگوان کی انشا انش کلا ہونے کے کارن اُسی سمے نوجوان ہو کر ماتا کو پرنام کر جنگل کو تپ کرنے کے لیے چلے گئے۔

چونکہ کرشن دوئی پاین کا جنم مہرشی پراشر جی کے مانسک سنکلپ کا نتیجہ تھا اسلئے وہ مہرشی کے مانسک پتر کہلائے۔ یہ چند منٹوں کی وچتر رشی لیلا کلجگ باسیوں کے لیے بھلے ہی حیران کن ہو۔ مگر ودوانوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ سرشٹی کرتا برہما جی نے بھی نو پرکار کی سرشٹی کی رچنا کی ہے۔ جس میں سے پہلی آٹھ پرکار کی رچنا اُن کی مانسک شکتی کا ہی پریوگ تھا۔ جسے امیتھنی سرشٹی کہا گیا۔ اور آجکل کے استری پرش کے ملاپ سے سرشٹی پیدا کرنے کے طریقہ کو شاستروں میں میتھنی سرشٹی کہا جاتا ہے۔ جسکا آرنبھ بہت عرصہ بعد سوئمبھو منو اور اُن کی رانی ستروپا سے ہوا۔ چونکہ تمام رشیوں کا جنم اسی پرکار وچتر روپ سے ہی ہوتا آیا ہے۔ جس کے لئے وید شاستر پرمان ہیں۔ اسلئے ایسی وچتر رچناؤں پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس پر پھر کبھی لکھیں گے۔ بہر حال کرشن دوئی پاین جی نے اپنی سینکڑوں برسوں کی گھور تپسیا اور ودیا پراپتی کے بعد اپنے آتما کا پرکاش کیا۔ اور وید کی اس ودیا کو جو اس سمے لُپت ویدک کا پرچار نہ ہونے سے مختلف رشیوں کے ہردوں میں پرکاشمان تھی نکا ایک جگہ اکٹھا کر اس کے رگ یجر۔ شام

اور اتھرو چار حصّے کئے۔ جن میں سے رگ وید کی سنگھتا اپنے شِشّ مہرشی
پَیل کو دی۔ یجر وید کی مہرشی وَیشمپائن کے سُپرد کی۔ شام وید کی مہرشی جیمنی اور
اتھرو وید کی مہرشی سمنتُو کو دے کر ویدوں کی رکھشا کی۔ جس سے آپ کا نام ویاس
ہوا۔ پرنتو لاکھوں برس گذر جانے پر اُس وقت ویدوں کا گوڑھ گیان عام لوگوں کی
سمجھ میں آنا بہت کٹھن ہو گیا تھا۔ اس لئے شری ویاس جی نے ویدوں کے بیج
رُوپ تتوؤں کو عام فہم زبان میں سمجھانے کے لئے اسے کتھاؤں۔ لیکھوں
چرتروں کا رُوپ دے کر ادھیاتمک۔ لوکک اور وچتر رُوپ کی تین بھاشاؤں
میں وستار کر کے اٹھارہ حصّوں میں بانٹ دیا۔ جن کا نام پوران رکھا گیا۔ گویا
پوران ویدوں کے اصلی بھاؤ کا عام فہم رُوپ میں وستار ہیں۔ جو انادی ہیں۔
جن میں سرشٹی رچنا کے وچتر چرتروں کے علاوہ کرم۔ اُپاسنا۔ گیان۔ بھگتی۔ یوگ
تیاگ۔ ست دھرم۔ پُن۔ دان۔ آچار۔ وِہار۔ سداچار آدی کی سکھشا میں
بھینارت۔ روچک۔ بھیانک۔ اتہاسک اور النکارک روپوں میں لکھ کر مہرشی
نے ہندو جاتی کو سدا کے لئے جیوت کر دیا۔ کہ جن کے بغیر ہندو جاتی کا جیون
سوکھے گھاس کی مانند رہ جاتا ہے۔ پوران دراصل ہندو جاتی کے پران ہیں۔
جن کی وجہ سے ہی ہندو جاتی کلپ در کلپ سورکھشت ہے۔ ہندوؤں کے
کلجگی ٹھیکہ دار بھلے ہی یہ کہتے رہیں۔ کہ پوران کیول کلپت ہیں۔ مگر اُنہیں بھی سرشٹی
رچنا کے چرتر۔ ہندو ونشاولی۔ ہندو بزرگوں کے اتہاس۔ بھگتی گیان کے اُپدیش۔
ایشور پراپتی کے سادھن۔ شوربیرتا کے آگ لگا دینے والے اتہاس۔ ست اور
سداچار کے آنسو بہا دینے والے واقعات۔ دھرم اور ادھرم کی ویاکھیا۔ سنسکرتی
یوگ۔ تپ آدی وِدیاؤں کے چمتکار۔ عقل و فہم کو چکرا دینے والی حکایتیں۔ پیدائش
و موت کے رموز۔ چکتسا۔ شلپ۔ سائنس آدی کے بزنانت۔ چوراسی لاکھ یونیوں

کے چکر۔ لوک لوکانتروں کے ورنن ۔ عالم الغیب کی خبریں۔ غرضیکہ تینوں کال میں ہونے والی سب باتوں کا نتو رانر عوام کو سمجھانے کے لئے ان لوگوں کو بھی آخر پورانوں کی ہی شرن لینی پڑتی ہے ۔کیونکہ یہ تمام رموز ویدوں میں وستار میں نہیں مل سکتے۔ یہ اُنہیں وید ویاس جی مہاراج کی ہی اپارکرپا ہے ۔کہ جنہوں نے ویدوں کے گیان کو وستار رُوپ میں لکھ کر ہندو جاتی پر مہان اُپکار کیا۔ کہ جن کا ہندو جاتی کروڑ بار جنم دھارن کرنے پر بھی حق ادا نہیں کر سکتی۔ ویدوں میں صرف اِتنا لکھا ہے ۔ کہ ہمیشہ سچ بولو۔ مگر عام فہم لوگوں میں مہاراجہ ہرلشچندر کی کتھا کا جو پربھاؤ ست کو ستبلنے میں دکھایا گیا ہے ۔ وہ سچائی کا دل پر اثر کر کے آنسو بہا دینے والا درشیہ کیول پورانوں سے ہی مل سکتا ہے ۔ اس طرح ویدوں میں لکھا ہے کہ دھرم سب سے افضل ہے ۔ ہوگا؟ مگر دھرم کے لئے اپنے پُتر کو اپنے ہاتھوں سے چیر کر شیر کو کھلا دینے والے مہاراجہ موردھج کا ردنگٹے کھڑے کر دینے والا اتہاس کیول پرانوں سے ہی پراپت ہو سکے گا ۔ جس سے عوام ست اور دھرم کے مہتو کو جان کر اُنہیں ہردے سے اپنانے کے لئے کٹی بدھ ہو سکتا ہے ۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ مہرشی کرشن دوی پائن شری وید ویاس جی مہاراج کا یہ اپکار ہندو جاتی کے لئے کبھی بھُلانے کے یوگیہ نہیں ہے ۔ چنانچہ اسی اپکار کے زیر اثر اُس سمے شہر گورکھپور اور لکھنؤ کے درمیانی حصہ کے جنگل کو شاستروں میں نیمشارنیہ تیرتھ کہا گیا ہے ۔ جہاں اساڑھ سُدھی پُورنماشی کو ۔ جو امسال ۱۸ جولائی ۱۹۵۱ء کو ہے ، بھارت ورش کے اٹھاسی ہزار رشی ۔ مہرشی ۔ یوگی ۔ جتی اور منی مہاتماؤں نے ملکر مہرشی وید ویاس جی کا ودھی پُوربک پُوجن کر اُن کا نیتا یوگیہ ۔ پھل ۔ پھُول ۔ بستر اور دکشنا آدی سے بھاری ستکار کیا ۔ چنانچہ اُسی روز سے یہ ویاس پُوجا کا مقدس تہوار بھارت ورش میں پوری شان سے منایا جا رہا ہے ۔ جس دن دوبارہ بھی اپنے گورودیو ۔ آتم ادھیکاری اپنے

ست گورو اور سنساری لوگ اپنے اپنے گورو براہمن کا پوجن کر یتھا شکتی پھل پھول
اور بستر آدی سے سنسکار کر کلیان پاتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات دھرم اور شاستر
سے پرسدھ ہے۔ کہ گورو کے بغیر مکتی نہیں ہو سکتی۔ گورو دیو ہی ایسے سچے
راہ نما ہیں کہ جو اپنے شِشیوں کو بھوساگر پار اُتارنے کے لئے جہاز رُوپ
ہیں۔ یہی کارن ہے کہ گورو دیو کی پدوی سب سے اُونچی مانی جا چکی ہے۔
تبھی تو کہا ہے۔ کہ

گورو گوبند دونو ملے کس کے لاگوں پائے
بلہاری اُس گورو کے جس ہر کو دیا ملائے

اس لئے کہ

ہر رُوٹھے گورو میل دے۔ گورو رُوٹھے ہر ناہہ

اس لئے ہر ہندو بھائی کو چاہئیے۔ کہ وہ پورن شردھا اور وشواس سے
اپنے اپنے گورو دیو کی اس دن یتھا شکتی سیوا پوجا کر اپنے کلیان کا سادھن پیدا
کرے۔ اور جنہوں نے ابھی تک کوئی گورو دھارن نہیں کیا۔ وہ ڈھونڈنے کا
یتن کریں۔ کیونکہ جس طرح پہلے گورو دیو اپنی ماتا کے بغیر بالک چلنا اور بولنا وغیرہ
نہیں سیکھ سکتا۔ دوسرے گورو۔ ماسٹر یا ادھیاپک کے بغیر ودیا حاصل نہیں
کر سکتا۔ تیسرے گورو کسی اُستاد کی راہ نمائی کے بغیر روٹی کمانے کے قابل
نہیں ہو سکتا۔ اسی پرکار منش کی آخری اوستھا روحانیت۔ ایشور پراپتی یا کلیان
کے لئے جب تک کسی سچے گورو دیو کی شرن پراپت نہیں کی جاتی۔ ایشور پراپتی
ناممکن ہے۔ اور چوراسی کا چکر کٹ جانا محال ہے۔ اس لئے کلیان کے
خواہش مندوں کو کسی سچے گورو کی تلاش کر اُن کی شرن ضرور لینی چاہئیے۔ مگر خیال
رہے۔ فی زمانہ سچے گورو دیو لاکھوں میں کہیں ایک ہیں۔ جن کی کرپا کسی خاص

ادھیکاری پر ہی ہوتی ہے ۔ وہ بھیڑ بکریوں کی طرح چیلے چیلیوں کے ریوڑ تیار نہیں کرتے ۔ سچا گورو وہ ہے کہ جن کے درشنوں سے چت کی سب برتیاں شانت پڑ جائیں ۔ من آنند میں جھوم اُٹھے ۔ نیتر اُن کے تیج کا پرکاش سہن نہ کر سکیں ۔ اُن کے آس پاس کا وایو منڈل شدھ اور پوتر ہو ۔ وہ سادگی کے پتلے نرلوبھ ۔ پُرا پکاری ۔ بھجنانندی ۔ تتیہ کرمی ۔ سادھن شیل ۔ عالم باعمل اور سداچاری ہوں ۔ جنہیں دھن ۔ مان ۔ پرتشٹھا کا لوبھ نہ ہو ۔ کم گو ہوں ۔ مگر جب بولیں تیر نشانہ سے خالی نہ جائے ۔ سچ پوچھیں تو پورن گورو وہ ہیں ۔ جو سینکڑوں میلوں کی دُوری پر بیٹھے ہوئے اپنے شِشّ کو اُس کی ترکٹی کے پرکاش میں درشن دے کر اُس کی رہنمائی کریں ۔ بدیں خیال گورو دھارن کرنے سے پہلے گورو دیو کے سب گُن اپنی آنکھوں سے دیکھ کر تسلی کر لینا بہتر ہے ۔ اسی لئے تو کہا ہے کہ ؎

جب تک نہ دیکھوں اپنے نیناں
تب تک نہ مانوں گورو کے بیناں

کیونکہ آج کل کلی کال کے پربھاؤ نے سونے کی جگہ ملمع پیش کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ۔ اور شکتی شالی سامرتھ گوروؤں کی جگہ پاکھنڈی ۔ جاپانی ایجنٹی اور بناوٹی گوروؤں نے لے رکھی ہے ۔ جو رنگدار کپڑے پہن ۔ تلک لگا ۔ بال بڑھا یا باتوں کے سبز باغ دکھا بھولی بھالی ہندو جاتی کو اپنے دام فریب میں لا لوٹ رہے ہیں ۔ اور بعض تو دھرم شاستروں کے سراسر خلاف پتی برتا دیویوں کو بھی اپنی چیلیاں بنا کر اُنہیں پاپ کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں ۔ اس لئے ایسے پاکھنڈیوں سے ہمیشہ بچے رہنے میں ہی کلیان ہے ۔ چنانچہ ستلا شیال جی یہ جان کر خوش ہوں گے ۔ کہ

کلی کال کی اس بھیانک اندھیری راتری میں جبکہ چاروں طرف پاپ ہی پاپ

لہرا رہا ہے۔ منڈل نے ارادہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ ہر مہینے دھرم رُوپی سُوریہ کی چمکیتی کرنوں کی جھلملاتی روشنی کا پرکاش کرتا رہے تاکہ ایشور پر اپنی کے دلدادہ کلیگ کے پاپ مئی اندھکار بھرے بھَو ساگر سے دھرم کی نورانی جھلک کے پرکاش سے پار جا سکیں۔ چنانچہ اسی اُدیش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مفت دھرم پرچار منڈل امرتسر نے اس وقت تک شُدھ مہا دہندی۔ مہاتما گاندھی جی رام مہاراج کے کیوں منوا لے گئے (اُردو)، ہر دوار کنبھ مہاتم (ہندی) ہندو تہوار (اُردو) میری راکھو لاج ہری (ہندی) گئو رکشا (اُردو)، سری کرشن مہما (اُردو)، شری بانکے بہاری (ہندی) شری درگا چرتر (ہندی) دیوالی (اُردو) شری مہابیر چرتر (ہندی) ہندو دھرم (اُردو) بسنت کے پانچ پھول (ہندی) شو درشن (اُردو) رام چرتر (ہندی) رام درشن (اُردو) اور سناتن دھرم کی فضیلتیں (ہندی) وغیرہ ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر عام جنتا میں مفت تقسیم کر دیئے ہیں۔

جس سے ہزاروں جیو آتمائیں ادھرم کرموں کو چھوڑ کر دھرم مارگ پر پروییش کر رہی ہیں جس کا سارا پُن منڈل کے سہایک اور دانی سجنوں کو ہی مل رہا ہے اس لئے آپ سے بھی نویدن ہے کہ آپ بھی منڈل کے سہایک بنکر اس شُبھ کاریہ میں حصہ لیکر پُن کے بھاگی بنیں۔ اور اپنے شُبھ وچاروں چترّوں اور لیکھوں دوارا سنسار میں سُکھ شانتی اور امن کا پرچار کر کے جگت کلیان کا موجب بنیں۔ کیونکہ ؎

منش جنم سُکھ ہمیشہ ملے نہ بارم بار
سمہ لال امول یہ کر لے کچھ اُپکار

منڈل شری پنڈت رام ناتھ جی شرما کا شکر گذار ہے کہ جنہوں نے ہمیں شری ہاس پُوجا کے شُبھ موقعہ پر جگت کو ایک ایسے مہا تپسوی۔ برت شیل۔ ست وادی اور عامل باعمل سچے گورو دیو کے درشن کرائے کہ جن کی فی زمانہ بہت ضرورت ہے اور وہ ہیں۔

جگت گورو شری ۱۰۸ وشنو آچاریہ دربار بنڈوری

شاستروں میں گورو پدوی کو بہت بلند درجہ دیا گیا ہے۔ اتنا بلند جتنا کہ برہما۔ وشنو اور مہیش کو حاصل ہے۔ اور یہ پدوی بلا شک و شبہ اس سلوک کے یوگیہ بھی ہے۔ کیونکہ بغیر گورو دیو کرپا کے کوئی بھی منش کامیابی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ خواہ اس کی منزل سنسارک ہو یا ودہارک۔ یا ادھیاتمک۔ منش کو اپنے منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے گورو گیان روپی پرکاش کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس پرکاش کو پاکر منش راستہ کی روکاوٹوں سے بچکر بے خطر اپنے منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ چونکہ ہر ایک جیو کی سوبھاوک ہی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کلیان ہو۔ اور کلیان پراپتی کا ذریعہ بھگوت پراپتی ہے۔ اور بھگوت پراپتی تب ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ جیو کے ہردہ پر چھایا ہوا مل وکیشپ اور آورن کا اندھکار دور ہو جائے۔ اور یہ اندھکار گورو دیو کرپا سے ان کا گیان روپی پرکاش حاصل ہونے پر ہی مٹ سکتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جیو کو کلیان پراپتی کیلئے گورودیو کی شرن میں جانا چاہیئے۔ اپنشد کاروں نے بھی بتلایا ہے۔ کہ اے جیو اپنے کلیان کے لئے گورو چرنوں کا آسرا لو۔ اور وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتلایا ہے کہ گورو ایسا ملنا چاہیئے جو کہ برہم نشٹھ ہو۔ اور اپنے گیان روپی سُرمہ کی سلائی سے اگیان کے اندھکار سے اندھے ہوئے جیو کو گیان جیوتی دینے میں سمرتھ ہو۔

آج میں اپنے ناظرین کو جن رُوحانی گورو دیو کے درویہ جنم اور شبھ گنوں کا ایک مختصر سا نقشہ دکھلانا چاہتا ہوں۔ ان میں وہ تمام اوصاف حمیدہ موجود ہیں۔ جو ایک روحانی گورو میں ہونے چاہیئں۔ آپ ہر طرح کے سمپردائیک بھید

بھاؤں سے بالاتر رہ کر سناتن وید شاستر مریادا انکول ہر ایک کو اس کے ورن
آشرم دھرم انوسار کلیان کا اُپدیش دیتے ہیں۔ آپ کو بنی نوع انسان سے پوری
پوری ہمدردی ہے۔ اس لئے آپ ہمیشہ اپنے اُپدیش رُوپی امرت اور
آشیرباد سے جیوؤں کا کلیان کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مالی مشکلات
میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مالی سہائتا کر کے بھی اُن کے کشٹوں کو دُور کرنے میں دلچسپی
لیتے رہتے ہیں۔ غرضیکہ آپ ہر وقت ہر جیو کے کلیان کے لئے کوشش کرتے رہتے
ہیں۔ میری مراد شری ۱۱۰۸ ویشنو آچاریہ پنچ مورتی شری سوامی جی مہاراج دربار
پنڈوری سے ہے۔ آپ دربار پنڈوری دھام جس کی بنیاد شری ویشنو سمپردائے
کے دوار آچاریہ شری سوامی بھگوان نارائن جی نے اپنی روحانیت کے معجزوں
اور یوگ کے کرشموں پر رکھی تھی۔ اور جو ویشنو سمپردائے کے باون دواروں میں ایک
دوار آچاریہ استھان اور سناتن دھرم کا مرکز ہے کے تیرھویں گورو ستھا دھیش ہیں۔
چونکہ اس پوتر استھان کو اپنی روحانی عظمت کے باعث جگت گورو گادی اور
کئی راجاؤں کا گورو ہونے کی حیثیت سے آپ کو شری جگت گورو اور راج گورو کے
القاب پراپت ہیں۔ اور آپ اپنے عملی اور قابل آدرش جیون کے ذریعہ بھی ان ہر دو
پدویوں کی شوبھا کو چار چاند لگاتے ہیں۔ آپ کے جنم کے متعلق روایت ہے کہ
کہ ایک مرتبہ اس جگت گورو استھان کے بانی شری یوگراج بھگوان جی مہاراج
اپنی ششیہ منڈلی میں بیٹھے ہوئے کلجگ کے مستقبل کے موضوع پر روشنی ڈال رہے
تھے۔ کہ اس پیشنگوئی کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ شری پنڈوری دھام میں
ہماری پرم پرا کی تیرھویں پشت میں کچھ ایسے ناموافق حالات پیدا ہوں گے جن
کے باعث ہمارے اس دھارمک استھان کو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال ہوگا۔ اس لئے
ان حالات کا مقابلہ کر کے اس استھان کی روحانیت و عظمت کو برقرار رکھنے کی

غرض ہے ہم خود اس وقت اوتار لیکر تیرصویں دھرم آچاریہ کے روپ میں پنڈوری دھام کی گورو گادی پر براجمان ہوں گے۔ چنانچہ اسی فرمان کے مطابق شری بھگوان جی نے مغربی پنجاب کے ضلع سیالکوٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں تنہوال میں پوتر سارسوت براہمن گھرانے میں موجودہ گدی پتی شری وشنو آچاریہ جی کے روپ میں جنم لیا۔ جیوتشیوں نے آپ کی جنم کنڈلی دیکھ کر یہ پیشنگوئی کی۔ کہ یہ بالک بے نظیر ادھیاتم حیثیت کا مالک ہو کر بھگوت دھرم۔ بھگوت بھگتی اور بھگوت پرائن ہوگا۔ ان کے دست کرم سے بے شمار محتاج۔ مسدر اپدیش سے راہ حق کے متلاشی اور آشیر باد سے کلیان پراپتی کے خواہش مند فیض یاب ہوا کریں گے۔ جیوتشیوں کی زبان سے اس قسم کی پیشنگوئی سنکر آپ کے ماتا پتا کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ جب آپ بچپن کی حد کو عبور کر کے لڑکپن میں داخل ہوئے۔ تو یکایک آپ کے من اور بانی پر بھگوت بھگتی کا وکاش ہو گیا۔ اور آپ ہر گھڑی اپنے ہمجولیوں میں بھگوت گن۔ اپنے ماتا پتا اور عام لوگوں میں ہری کتھاؤں کا چرچا کرنے لگے۔ اس دوران میں ایک بار آپ نے اپنے والدین کو شری پنڈوری دھام کی یاترا اور درشن کرنے کا مشورہ دیا۔ جنہوں نے بڑی خوشی سے منظور کر کے شبھ مہورت میں دربار پنڈوری کی مسافت اختیار کی۔ یہاں اس وقت سوامی برہمداس جی مہاراج گدی نشین مہنت تھے۔ انہیں ایک دفعہ رات کو خواب میں آدی گورو دیو سوامی بھگوان جی نے درشن دے کر کہا۔ کہ میں نے فلاں جگہ ایک پوتر براہمن کل میں جنم لیا ہے۔ اور میں بال اوستھا میں ہی اپنے ماتا پتا کے ساتھ درشن کے لیئے یہاں آؤں گا۔ اس وقت آپ نے میرے والدین سے مجھے مانگ لینا اور اپنا اُتترادھیکاری مقرر کر دینا۔ ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔ اور شری سوامی برہمداس جی مہاراج خواب سے بیدار ہو کر اس واقعہ پر بہت خوش ہونے لگے۔

اور وہ اس شبھ دن کا انتظار کرنے لگے۔ جبکہ ایک براہمن بالک کے روپ میں انہیں اپنے دوارا آچاریہ شری یوگیراج بھگوان جی کے درشن نصیب ہوں گے۔ آخر چند دنوں کے انتظار کے بعد وہ شبھ دن آپہنچا۔ جبکہ شری بھگوان جی براہمن بالک کے روپ میں اپنے ماتا پتا کے ساتھ پنڈوری دھام میں آپہنچے۔

شری سوامی برہمداس جی نے آپ کی پرکرتی کا جھکاؤ پربھو بھگتی کی طرف دیکھ کر پہچان لیا۔ کہ یہ وہی بالک ہے۔ جس کے متعلق مجھے خواب آیا تھا۔ خواب میں دیئے گئے آدیش کے مطابق انہوں نے بالک کے ماتا پتا سے بالک کو مانگا۔ ماتا پتا نے پہلے تو اپنے لختِ جگر کو اُن کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر آخر گورو آگیا کو کیونکر ٹال سکتے تھے۔ چار و ناچار اپنے جگر پر پتھر رکھ کر گورو دیو کی آگیا کے سامنے سر جھکا دیا اور اپنے نورِ چشم اور دل کے ٹکڑے کو شری سوامی برہمداس جی مہاراج کے حوالے کر دیا اور وہ فرطِ پریم کے زیر اثر کچھ دیر تک ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھتے رہے۔ اور پھر اس کے چندر مکھ کو چوم کر واپس چلے گئے۔

اس وقت سے شری وشنو آچاریہ جی مہاراج پنڈوری دھام میں رہنے لگے۔ آپ کے گورو جی نے آپ کو اُردو کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پاس کے ایک مڈل سکول میں داخل کروا دیا۔ مگر اُردو تعلیم حاصل کرنے میں آپ کو کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے کچھ عرصہ کے بعد اُردو پڑھنا چھوڑ کر آپ سنسکرت وید ودیا پڑھنے کو کمربستہ ہوئے۔ اور چند ہی سالوں میں پربھو دا دلیاقت اور پورو جنم کے سنسکاروں کی بدولت سنسکرت کے ودوان ہو گئے۔ ودیا پراپت کر چکنے کے بعد آپ نے کرم اور اُپاسنا کی طرف رجوع کی۔ اور بڑی شردھا بھگتی سے شاستر دکت نتیہ کرم اور پریم بھاؤ سے بھگوت پوجن ارچن میں لگے رہے۔ اسی دوران میں شری سوامی برہمداس جی مہاراج بیمار ہو گئے۔ تو انہوں

نے اپنا آخری وقت قریب آیا جان کر آپ کو ویشنو دیکھیا دے کر باقاعدہ طور پر اپنا جانشین بنا لیا۔ اور ڈی۔سی گورداسپور کی عدالت میں جا کر آپ کے نام اتنا ادھیکاری پد کی وصیت کر دی۔ وصیت کرنے کے چند دن بعد شری سوامی برہمداس جی سورگ سدھار گئے۔ اور ان کی جگہ پر علاقہ کے باثر و رسوخ لوگوں اور دربار کے سیوک بھگتوں نے شری ۱۰۸ ویشنو آچاریہ جی مہاراج کو دربار پنڈوری کے دوار آچاریہ سنگھاسن پر شاستر ودھی اور ویشنو مریادا کے مطابق براجمان کروا دیا۔ اس وقت اُن کی عمر تقریباً بارہ سال کی تھی۔ آپ کی کم سنی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے چند خود غرض لوگوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ جن کی بدولت اس استھان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و پوترتا کا ملیا میٹ ہو جانا لازمی امر ہو گیا تھا۔ اور آج جو یہ استھان تمام بھارت ورش میں ہندو سنسکرتی کا کیندر مانا جاتا ہے۔ اس کا نام صرف کاغذ کے صفحوں پر ہی نظر آتا۔ مگر شری ویشنو آچاریہ جی مہاراج نے کم سن ہونے کے باوجود کمال ہوشیاری اور دانائی سے کام لیتے ہوئے اہل غرض لوگوں کی جملہ سازشوں کا قلع قمع کر کے اپنی دانشمندی اور تدبر کا ثبوت دیا۔

اس طرح ناموافق حالات سے آلودہ مطلع کو صاف کر چکنے کے بعد آپ دربار کی آرتھک اُنتی اور اس کی آمدنی کو رفاہِ عام کی بہبودی اور دھارمک کاریوں پر تصرف کی طرف متوجہ ہوئے۔ اوّل الذکر مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے سینکڑوں بیگھے زمین خرید کر دربار کی غیر منقولہ جائداد کو توسیع دی۔ اور زرعی تجاویز اور سکیموں سے مدتوں کی پڑی ہوئی بنجر اور سیلے کار اراضی کو قابل کاشت بنا دیا۔ جس سے دربار کی آمدنی میں کافی اضافہ ہو گیا۔

موخر الذکر تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ نے دربار میں شری

دلیشو سنسکرت کالج کی بنیاد ڈالی۔ جس میں ودیارتھیوں کو پنجاب یونیورسٹی کی سنسکرت
پریکھیا وشارد تک مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ ودیارتھیوں کی رہائش اور خوراک
کا خاطر خواہ انتظام دربار کے خرچ پر کیا جاتا ہے۔ گئو ونش کی بردھی کے لئے
گئوشالا کھولی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ رفاہ عام کے لئے دونوں وقت لنگر
چلتا ہے۔ جہاں بہت سے غریب محتاج اور بھوکے ننگے اپنی شکم پروری کرتے
ہیں۔ آپ کو دھرم۔ دیش اور جاتی کے لئے کس قدر پریم ہے۔ اس بات کا
اندازہ آپ کے دست مبارک سے اس مقصد کے لئے قائم شدہ سبھا سوسائٹیوں
کی مالی امداد سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اکھل بھارت میں کوئی ایسی سبھا
سوسائٹی نہیں ہے۔ جس نے آپ سے مالی سہائتا مانگی ہو۔ اور اس
نے مایوسی کا منہ دیکھا ہو۔ آپ کے دل میں بھارت میں دھرم پرچار کی بڑی
لگن ہے۔ اس لئے آپ سناتن دھرم سبھاؤں کی دعوت پر اُن کے سالانہ جلسوں
جلوسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہو کر اپنے اُپدیش امرت سے جنتا کو کرتارتھ کرتے
رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس سبھا کی مالی امداد بھی بڑی فراخدلی سے کرتے ہیں۔
آپ کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے جذبۂ ہمدردی موجود ہے۔ چنانچہ
ہندوستان کی تقسیم کے سلسلہ میں مغربی پنجاب سے تباہ و برباد ہو کر آنے والے
سینکڑوں تباہ حال بے گھر و بے زر لوگ رحمت و بخشش پر اپنی گزراوقات
کر رہے ہیں۔ غرضیکہ یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ آپ کے سامنے
سوال کرنے والا کوئی بھی محتاج مالی امداد سے محروم نہیں رہا۔
آپ اتنے بھاری استھان کے مہنت اور آل انڈیا شہرت کے مالک ہونے
کے باوجود ہنتا حماسے بالکل بالاتر ہیں۔ دنیاوی آرام و راحت سے آپ کو
بہت نفرت ہے۔ برت اور پربوں کے روز نرجل اور نراہار برت دھارن